المعتمد المستند

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

حاشیہ المعتقد المنتقد

مصنف: سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

مترجم

حضور تاج الشریعۃ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المعتقد المنتقد

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضل رسول قادری عثمانی بدایونی

المعتمد المستند

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی

مترجم

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خاں قادری برکاتی ازہری بریلوی

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 11

نام کتاب: المعتقد المنتقد

مصنف: علامہ شاہ فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

حاشیہ: المعتمد المستند

محشی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

مترجم: تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان الازہری مدظلہ

تصحیح: مولانا مفتی محمد قاضی شہید عالم مدرس جامعہ نوریہ بریلی

ضخامت: 352

طبع اول: 1428ھ/2007ء

(المجمع الرضوی، بریلی، یوپی)

طبع دوم: 1428ھ/2007ء

تعداد: 1100

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

فون: 021-4219324

ای میل: barkatulmadina@yahoo.com

ہم گروہ اہل سنت کا عقیدہ تمام صحابہ کو ان کے لئے عدالت ثابت مان کر ستھرا جاننا ہے، اوران میں سے کسی کے لئے معصوم ہونے کا دعویٰ کئے بغیر اسی طرح ان کی تعریف کرنا، جس طرح اللہ ورسول نے ان کی تعریف فرمائی۔

اوراس باب میں مخالف رافضی وناصبی ہیں تو روافض تین فرقوں میں بٹے، پہلا فرقہ تفضیل کے عقیدے والا (جو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابوبکر وعمر سے افضل جانتا ہے) دوسرا فرقہ تبرائی، اور تیسرا تفضیل وتبری میں غلو کرنے والا۔ اور ناصبی دو فرقوں میں بٹ گئے، پہلا فرقہ عراق کے ناصبی، جو حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض رکھتے ہیں اور شام کے ناصبی حضرت عثمان غنی سے بغض نہیں رکھتے وہ حضرت عثمان غنی کی شہادت پر خلافت راشدہ کی انتہا مانتے ہیں، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ کو فتنہ کا زمانہ، اور ان کی حکومت کو کاٹ کھانے والی حکومت، اور امت مسلمہ کی ہلاکت کا وقت، اور شر کا زمانہ کہتے ہیں، اور وہ قرون ثلاثہ جن کے لئے حدیث میں خیر پر ہونے کی شہادت آئی، حضرت عثمان غنی کی شہادت [۳۱۷] پر پورا ہونا مانتے ہیں، بایں طور [۳۱۸] (ان کے زعم پر) قرن اول حضور کی ہجرت سے آں حضور ﷺ کی وفات تک، اور قرن ثانی ابوبکر، عمر کی خلافت کا زمانہ، اور قرن ثالث خلافت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ پھر خلافت کا ٹھیک ہونا [۳۱۹] تحکیم کے دن کے بعد ہے اور

[۳۱۷] عربی متن میں "بشهادة" "انقضاء" سے متعلق ہے۔۱۲

[۳۱۸] عربی متن میں "بيان القرن الاول" "يقولون" سے متعلق ہے اور باحرف جر بمعنی لام ہے اور یہ نواصب کے قول کی تعلیل ہے جو قرون خیر کا اختتام سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر مانتے ہیں۔۱۲

[۳۱۹] یعنی خلافت واقعۂ تحکیم کے بعد حضرت امیر معاویہ کے لئے راست آئی، رہا اہل حق کے نزدیک تو ان کے لئے خلافت کا راست آنا اس دن سے ہوا جب سیدنا حسن مجتبیٰ صلی اللہ

بہت سے اہل ظاہر میں اسی ناصبیت کی جھلک ہے، اور اکثر اہل ظاہر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی تنقیص اور ان پر چوٹ کرنے اور خلفاء ثلاثہ کی خلافت ثابت ماننے کے مقام میں ا☆ وہ دلیلیں ذکر کرتے ہیں جن سے عراقی ناصبیوں نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو کافر ٹھہرایا، اور اہل سنت کی طرف سے ان دلیلوں کے جوابات کو کمزور ٹھہراتے ہیں، لیکن کھل کر کفر کا حکم نہیں لگاتے، اور کبھی کبھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعریف میں کچھ کلمات ذکر کرتے ہیں لیکن ان کی خلافت کے باب میں نہیں اور کبھی اپنے ذوق کے موافق باتوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا سہارا لیتے ہیں ایک طریقہ پر ٹھہرے رہنے اور قائم رہنے کا انہیں کوئی بہرہ نہیں، اور ان باتوں میں سے کچھ کی طرف بوارق محمدیہ میں اشارہ کیا گیا۔

تعالیٰ علیٰ جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ سے صلح فرمائی اور وہ صلح جلیل وجمیل ہے جس کی امید رسول اللہ ﷺ نے کی اور اس صلح کو سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیادت سے ناشی قرار دیا، اس لئے کہ حضور ﷺ صحیح حدیث میں فرماتے ہیں۔ صحیح حدیث میں جو جامع صحیح بخاری میں مروی ہے۔ میرا یہ بیٹا سید ہے شاید اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح فرمادے۔ اور اسی سے ظاہر ہوا کہ امیر معاویہ پر طعنہ کشی امام حسن مجتبیٰ پر طعنہ زنی ہے بلکہ ان کے جد کریم ﷺ پر طعنہ ہے بلکہ یہ ان کے خدا عزوجل پر طعن کرنا ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی باگیں ایسے کو سونپنا جو طعنہ زنوں کے نزدیک ایسا ایسا ہے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت ہے۔ اور معاذ اللہ (ان کے طور پر) یہ لازم آتا ہے کہ اس خیانت کا ارتکاب امام حسن مجتبیٰ نے کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو پسند کیا۔ حالانکہ وہ تو اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے جو کچھ وہ بولتے ہیں وہ وحی ہے جو انہیں خدا کی طرف سے آتی ہے۔ تو اس تقریر کو یاد رکھو اس لئے کہ یہ اس کے لئے نافع ہے جس کی ہدایت کا اللہ نے ارادہ فرمایا۔ ۱۲ امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ا☆ عربی متن میں لہا میں لام عن کے معنی میں ہے، یعنی عنہا۔ ۱۲